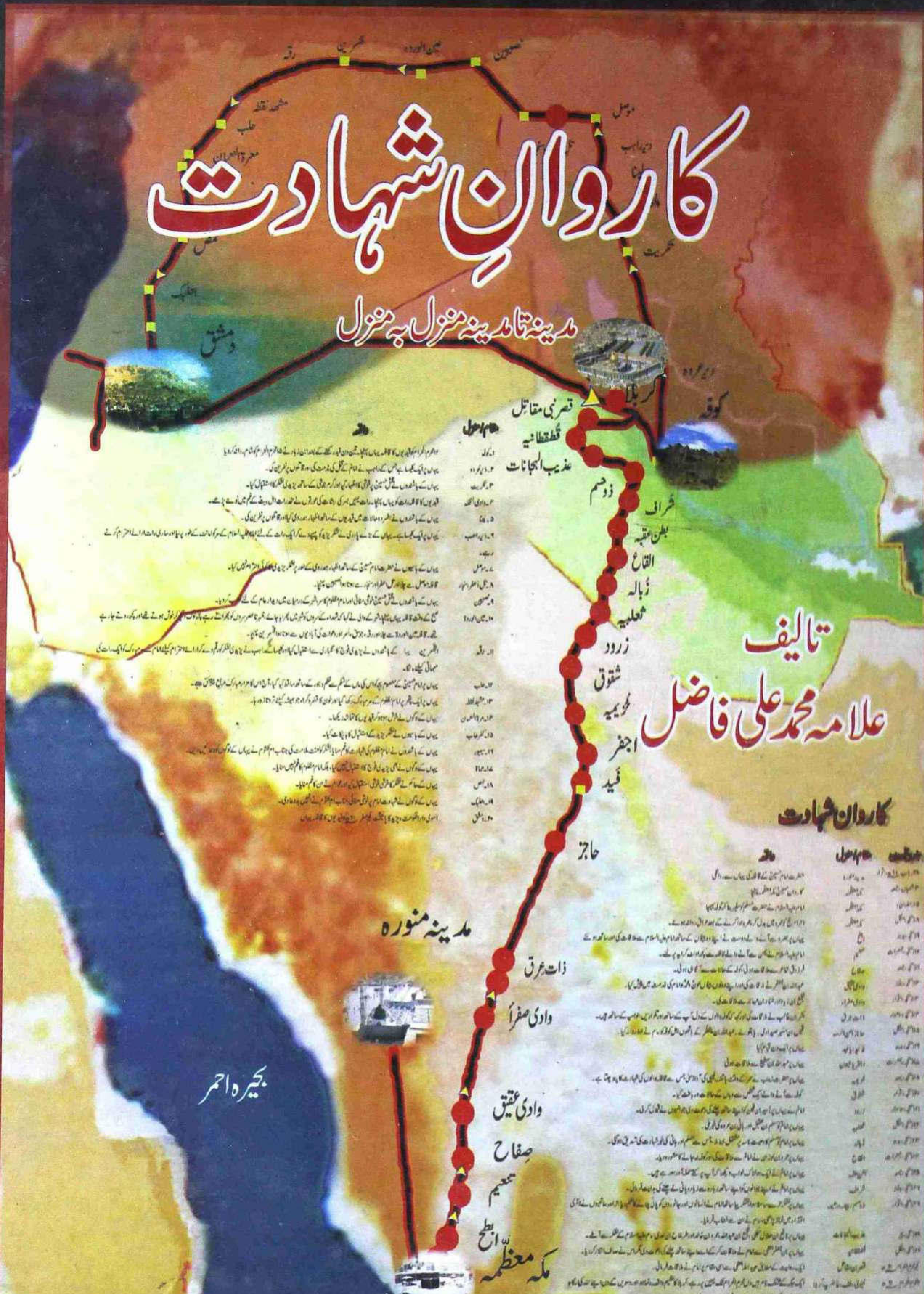
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف

علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّھدآء ابوعبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

......Date......
......Status......
D.D. Class......
NAJAFI BOOK LIBRARY

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب:	کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل
تالیف:	حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل
پیشکش:	ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز
ناشر:	مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر اسلام آباد
تعاون:	جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ) راجن پور، پنجاب پاکستان
فنی تعاون:	مہدی فاضل
ملنے کا پتہ:	مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2 اسلام آباد فون: 0333-6446072
اشاعت دوم:	2010ء
ہدیہ:	-/350 روپے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی ملاقات عبداللہ بن حر جعفی سے ہوئی لیکن مشہور قول یہ ہے کہ یہ ملاقات اگلی منزل یعنی قصر بنی مقاتل میں ہوئی جس کی تفصیل آگے چل کر بیان ہوگی۔

۲۳۔ قصر بنی مُقاتل
(بدھ، یکم محرم الحرام ۶۱ھ)

(معجم البلدان جلد۴ص۳۶۴) میں درج ہے کہ ''قصرِ بنی مقاتل''منسوب ہے''مقاتل بن حسان بن ثعلبہ'' کی طرف، یہ ''عین التمر''اور قطقطانیہ کے درمیان واقع ہے، عیسی بن عبداللہ نے ایک مرتبہ اسے مسمار کر کے دوبارہ تعمیر کیا۔

عبداللہ بن حر جُعفی کا ماجرا:

(وسیلۃ الدارین ص ۶۷ ،تاریخ طبری جلد ۷ ص۱۶۸، جمہرہ بن حزم ص ۳۸۵) میں ہے کہ، کاروانِ عزم واستقلال قطقطانیہ سے چل کر یکم محرم الحرام بروز بدھ یہاں پہنچا اور یہاں پر آکر امام علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک خیمہ نصب ہے جس کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا ہے اور نیزہ زمین میں گڑا ہوا ہے، آپ نے سوال فرمایا کہ: ''یہ کس کا خیمہ ہے؟'' بتایا گیا ''یہ عبیداللہ بن حر جعفی'' کا ہے۔

یاد رہے کہ یہی عبیداللہ بن حر جُعفی عثمانی شیعہ تھا، جنگ صفین میں شامی لشکر میں رہ کر حضرت امیر علیہ السلام کے خلاف لڑتا رہا، مولائے کائنات امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کے بعد کوفہ میں سکونت پذیر ہوگیا تھا۔

تاریخ میں اس شخص کی غارتگری اور رہزنی کی داستانیں عام منقول ہیں۔

بہر حال (انساب الاشراف، طبری، تاریخ ابن اثیر منقول از خوارزمی، الاخبار الطوال، امالی صدوق، مقتل الحسین مقرم کے مطابق) امام عالیمقامؑ نے جناب حجاج بن مسروق کو اپنا قاصد بنا کر اسی عبیداللہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ اسے امامؑ کی نصرت کی دعوت دیں، جب حجاج اس کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا: ''کیا پیغام لائے ہو؟ حجاج نے کہا: ''ایک ہدیہ اور کرامت آپ کے پاس لایا ہوں، اگر قبول کریں تو!'' یہ حسین بن علی علیہ السلام ہیں جنھوں نے آپ کو اپنی نصرت کی طرف بلایا ہے، اگر آپ ان کی مدد کریں گے تو آپ کو اس کا اجر وثواب ملے گا، اور اگر ان کی رکاب میں مارے جائیں گے تو درجہ شہادت پر فائز ہوں گے''

اگر تم کر سکتے ہو کہ ایسی جگہ پہنچ جاؤ جہاں پر میری صدائے استغاثہ تمہارے کانوں تک نہ پہنچ سکے، اور نہ ہی تم ہماری جنگ کا مشاہدہ کر سکو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ خدا کی قسم، اگر کوئی شخص ہماری صدائے استغاثہ کو سنے اور ہماری مدد کو نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا''۔

مگر افسوس کہ عبید اللہ بن حر جعفی نے امام مظلوم کی نصیحت آمیز باتوں سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کی اور آپ کی نصرت کیلئے حامی نہیں بھری، لیکن بعد میں مرتے دم تک اپنے اس کردار پر افسوس کرتا رہا اور امامؑ کی معیت میں شہادت کے عظیم مرتبہ سے محرومی پر حسرت وندامت اور پشیمانی کے آنسو بہاتا رہا اور اس کا اظہار اس نے اشعار کی صورت میں کچھ یوں کیا ہے:

فَیَا لَکِ حَسْرَۃً مَّا دُمْتُ حَیًّا — تُرَدِّدُ بَیْنَ صَدْرِی وَالتَّرَاقِی

حُسَیْنٌ حِیْنَ یَطْلُبُ نَصْرَ مِثْلِی — عَلٰی اَھْلِ الْعَدَاوَۃِ وَالشِّقَاقِ

حُسَیْنٌ حَیْثُ یَطْلُبُ بَذْلَ نَصْرِی — عَلٰی اَھْلِ الضَّلَالَۃِ وَالنِّفَاقِ

لَوْ اَنِّیْ اُوَاسِیْہِ بِنَفْسِیْ — لَنِلْتُ کَرَامَۃً یَوْمَ التَّلَاقِ

آہ! سخت افسوس اور حسرت جب تک میں زندہ رہوں گا، میرے سینے اور گلے کے درمیان مجھے بے قرار کرتی رہے گی۔

جس وقت کہ حسینؑ مجھ سے اپنے ظالم دشمنوں کے خلاف مدد طلب کر رہے تھے۔

جس وقت کہ حسینؑ گمراہ اور منافق دشمن سے لڑنے کیلئے مجھ سے امداد کا تقاضا کر رہے تھے۔

اے کاش کہ میں اس دن دل وجان سے امامؑ کے ساتھ ہمدردی کا عملی مظاہرہ کرتا تو بروز قیامت مجھے عظیم شرف عطا ہوتا۔

عمرو بن قیس کو جواب:

(ثواب الاعمال وعقاب الاعمال شیخ صدوق ؒ ص ۳۰۹، ۳۰۸، رجال کشی ص ۴۷) کے مطابق، عمرو بن قیس مشرقی کہتا ہے کہ اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ابھی ''قصر بنی مقاتل'' ہی میں تھے، امامؑ کو سلام کیا، میرے چچازاد بھائی نے امام سے پوچھا:

''آپ کی ریش اقدس کا رنگ اس قدر سیاہ ہے، آیا قدرتی ہے یا خضاب کیا ہوا ہے؟''

امامؑ نے فرمایا:

’’خضاب ہے، ہم بنی ہاشم کے بال جلد سفید ہوجاتے ہیں، اسی لئے خضاب کیا ہوا ہے‘‘

پھر آپ نے پوچھا:

’’آیا تم لوگ میری مدد کیلئے آئے ہو؟‘‘

میں نے عرض کیا:

’’نہ، بلکہ ہم چونکہ کثیر الاولاد اور بڑے کنبے کے سربراہ ہیں اور لوگوں کا بہت سا مال بھی ہمارے پاس بطور امانت ہے، اور معلوم نہیں کہ آپ کا انجام کار کیا ہو؟ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ لوگوں کی امانتیں ضائع ہوجائیں‘‘

اسی طرح میرے چچازاد بھائی نے بھی یہی جواب دیا،

یہ سن کر امام عالی مقامؑ نے فرمایا:

’’اِنۡطَلِقَا فَلَا تَسۡمَعَالِیۡ وَاعِیَةً وَّلَا تَرَیَا لِیۡ سَوَادًا، فَاِنَّهٗ مَنۡ سَمِعَ وَاعِیَتَنَا اَوۡرَأَی سَوَادَنَا فَلَمۡ یُجِبۡنَا اَوۡ یُغِثۡنَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنۡ یُّکِبَّهٗ عَلٰی مِنۡخَرِیۡهِ فِی النَّارِ‘‘ پس اگر ایسی بات ہے تو تم لوگ یہاں دور چلے جاؤ، تا کہ میری آواز تمہارے کانوں تک نہ پہنچ سکے، کیوں کہ جو شخص ہماری آواز کو سنے گا اور ہماری نصرت کو نہیں پہنچے گا تو خداوند عالم اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا‘‘۔


عراق
دجله
فرات
بغداد
دمشق
کربلا
نینوا
قصر بنی مقاتل
کوفه
عین الرهمیه
نجف
عذیب الهجانات
بیضه
ذوحسم
مغیثه
بصره
واقصه
شراف
قرعاء
بطن عقبه
قاع
زباله
شقوق
بطان
ثعلبیه
حائل
زرود
خزیمیه
اجفر
فید
توز
سمیرا
حاجر
نقره
مغیثه الماوان
ماء السلیله
ریاض
عمق
مدینه
معدن بنی سلیم
افیعیه
مسلخ
غمره
دریای سرخ
ذات عرق
صفاح
تنعیم
جده
بستان بنی عامر
مسیر حرکت امام حسین(ع)